(آخری قسط)

حافظ محمد بلال اعجاز*

''دارالمصنفین شبلی اکیڈمی'' اعظم گڑھ
اور مولانا ضیاء الدین اصلاحی مرحوم
(تعارف وخدمات)

سید صباح الدین عبدالرحمنؒ نے ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی تاریخ کا خصوصی مطالعہ کیا تھا اور وہ اس کے ہر پہلو اور ہر گوشہ پر وسیع وعمیق نظر رکھتے تھے، عہد وسطیٰ کی تاریخ کے موضوع پر انہوں نے اپنی کتابوں میں اتنا مواد جمع کر دیا ہے کہ اب کوئی محقق ان کے مطالعہ واستفادہ سے بے نیاز نہیں رہ سکتا اور ہندوستان کے معتبر، مستند مورخوں میں سید صباح الدین عبدالرحمن کا شمار ہوتا ہے۔

تاریخ ہند کے سلسلہ میں علامہ شبلیؒ اور مولانا سید سلیمان ندویؒ کے تاریخی مقالات کا ذکر بھی ناگزیر ہے، علامہ شبلی نعمانیؒ نے متعدد تصانیف کے علاوہ متعدد گرانقدر تاریخی مقالات بھی لکھے جو کتابچوں کی صورت میں شائع ہو چکے ہیں، سید صباح الدین نے علامہ کے خاص تاریخی مقالات کو دو جلدوں میں مرتب کیا جسے دارالمصنفین نے شائع کیا، اسی طرح سید سلیمان ندویؒ کے تاریخی مقالات بھی صباح الدین نے مرتب کر کے شائع کیے، یہ مقالات تاریخ کے مختلف موضوعات پر ہیں اور اپنے موضوع پر منفرد حیثیت کے حامل ہیں۔

دارالمصنفین کا سلسلہ تاریخ ہند بھی بے حد مقبول ہوا اور مراجع کی حیثیت رکھتا ہے۔ مثلاً رقعات عالمگیر اور مقدمہ رقعات عالمگیر، اورنگزیب پر تحقیق کرنے کے لیے اب تک شمع راہ بنی ہوئی ہیں، بزم تیموریہ میں تیموری بادشاہوں کی علمی تاریخ پہلی بار پیش کی گئی ہے۔ یہ فارسی میں ترجمہ ہو کر اہل ایران سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہے۔ تاریخ ہند کے سلسلے میں دارالمصنفین کی مساعی اور خدمات کبھی فراموش نہ کی جا سکیں گی۔(۱۶)

سلسلہ ناموران اسلام:

اس سلسلہ تصانیف کا منصوبہ علامہ شبلی مرحوم نے بنایا تھا، چنانچہ انہوں نے ناموران اسلام اور نامور

---

* اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر، شیخ زاید اسلامک سنٹر، جامعہ پنجاب لاہور۔

فرمانروایان اسلام کے تحت (۱) المامون، (۲) الفاروق، (۳) سیرۃ النعمان (۴) سوانح مولانا روم اور (۵) الغزالی وغیرہ لکھی جسے دارالمصنفین نے نہایت اہتمام کے ساتھ شائع کیا، نیز اس سلسلہ کو مزید آگے بڑھایا، اس سلسلہ کی اب تک مندرجہ ذیل کتب شائع ہو چکی ہیں: ۶۔سیرت عائشہؓ ازمولانا سید سلیمان ندویؒ

۷۔حیات امام مالکؒ۔ایضاً ۸۔خیامؒ۔ایضاً ۹۔حیات شبلی: ایضاً ۱۰۔سیرت عمر بن عبدالعزیزؒ ازمولانا عبدالسلامؒ ۱۱۔امام رازیؒ ایضاً ۱۲۔ابن خلدونؒ ایضاً ۱۳۔اقبال کامل۔ایضاً

۱۴۔حکیم الامت نقوش وتاثرات ۔ ازمولانا عبدالماجد دریا آبادیؒ ۱۵۔ابن رشدؒ۔ ازمولانا محمد یونس فرنگی محلیؒ

۱۶۔حیات سلیمانؒ۔ ازمولانا شاہ معین الدین احمد ندویؒ ۱۷۔محمد علی کی یاد میں۔ ازسید صباح الدین عبدالرحمٰنؒ

۱۸۔صوفی امیر خسرو۔ ایضاً ۱۹۔سید محمود ایضاً ۲۰۔محمد علی کی ذاتی ڈائری ازمولانا عبدالماجد دریا آبادیؒ

۲۱۔صاحب المثنوی از قاضی تلمذ حسین ۲۲۔مولانا ابوالکلام آزادؒ ازمولانا ضیاء الدین اصلاحیؒ

۲۳۔حضرت معین الدین چشتیؒ ازسید صباح الدین عبدالرحمٰنؒ ۲۴۔حضرت ابوالحسن الہجویریؒ ایضاً

۲۵۔مولانا شبلی نعمانی پر ایک نظر۔ ایضاً ۲۶۔پیر حسام الدین راشدی اور ان کے علمی کارنامے۔ایضاً

۲۷۔امیر خسرو دہلویؒ-حیات اور شاعری (۱۶)

ان کتابوں کی قدر وقیمت کے جائزے کا یہ موقع نہیں یہاں چند بڑے لوگوں کی آراء نقل کی جاتی ہیں، مثلاً سیرت عائشہؓ کے متعلق علامہ اقبال نے اپنے ایک خط میں لکھا تھا کہ ''یہ ہدیہ سلیمان نہیں، سرمہ سلیمانی ہے، اس کتاب کے پڑھنے سے میرے علم میں بہت اضافہ ہوا۔'' (۱۷)

اسکا انگریزی، ترکی اور عربی میں ترجمہ ہو چکا ہے۔البتہ عربی ترجمہ اب تک شائع نہیں ہوا۔سید صاحب کی مشہور کتاب خیام میں تحقیقی وتدقیقی کدوکاوش کا جو بلند معیار قائم ہوا ہے۔اسکی داد ہندوستان سے لیکر افغانستان اور ایران تک کے اصحاب علم وفضل نے دی، فردوسی کی ہزار سالہ برسی کے موقع پر افغانستان نے ایران کو جو تحائف بھیجے تھے، ان میں ایک تحفہ یہ کتاب خیام بھی تھی۔علامہ اقبالؒ نے اس کے بارے میں لکھا تھا کہ ''عمر خیام پر آپ نے جو کچھ لکھ دیا ہے اس پر اب کوئی مشرقی یا مغربی عالم اضافہ نہ کر سکے گا۔الحمدللہ اس بحث کا خاتمہ آپ کی تصنیف پر ہوا۔'' (۱۸)

خود علامہ شبلیؒ کی سوانح عمری حیات شبلیؒ جو مسلمانوں کی گزشتہ دو سو برس کی علمی تاریخ کا مرقع ہے اس کی اہمیت کا اندازہ شیخ محمد اکرام کی اس تحریر سے لگایا جا سکتا ہے کہ ''سید سلیمان ندویؒ نے حیات شبلی لکھ کر حالی سے وہ تاج فضیلت چھین لیا جو حیات جاوید کی بدولت ان کے سر پر تھا۔'' (۱۹)

مولانا سید سلیمان ندویؒ کے دور طالب علمی کی یادگار حیات امام مالکؒ کی طباعت واشاعت کا سہرا بھی دارالمصنفین کے سر ہے۔یہ کتاب بھی بہت مقبول ہوئی، متعدد ایڈیشن اور تیلگو ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔

تذکرے: دارالمصنفین نے متعدد تذکرے بھی شائع کیے، جن کا موضوع کے لحاظ سے آئندہ ذکر ہوگا۔ البتہ مولانا سید سلیمان ندویؒ کی یادرفتگاں، سید مولانا عبدالسلام ندوی کی حکمائے اسلام اور سید صباح الدین عبدالرحمنؒ کی بزم رفتگاں کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے۔

مولانا سید سلیمان ندویؒ نے ماہنامہ معارف میں وفیات کے عنوان سے زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی موت پر ماتمی مضامین لکھے تھے، انہی مضامین کو یادرفتگاں کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ یہ مضامین حالات وسوانح کے ساتھ ان اصحاب علم وفضل کے کارناموں پر مشتمل ہیں۔

حکمائے اسلام جو دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس میں حکماء کے حالات وسوانح اور ان کے کارناموں کی تفصیل ہے۔ یادرفتگاں ہی کی طرح سید صباح الدین عبدالرحمنؒ مرحوم کی بزم رفتگاں بھی ہے، یہ کتاب تذکروں میں اپنی انفرادیت کی وجہ سے بہت مقبول ہوئی اور آئندہ بھی تاریخ وسوانح کا مآخذ بنے گی۔

علم وفنون کی تاریخ: دارالمصنفین کے پیش نظر مختلف اسلامی علوم وفنون کی ترتیب وتدوین کا منصوبہ بھی تھا، خود علامہ شبلیؒ نے دارالمصنفین کے اغراض ومقاصد میں اس کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ دارالمصنفین کے رفقاء نے اس سلسلہ میں بھی متعدد گراں مایہ کتابیں لکھیں اور شائع کیں، مختصراً اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔

قرآنیات: دارالمصنفین نے اولاً اس موضوع پر مولانا سید سلیمان ندویؒ کی معرکۃ الآراء کتاب تاریخ ارض القرآن جو دو جلدوں پر مشتمل ہے شائع کی، اس کا انگریزی میں ترجمہ ہو چکا ہے، مشہور روسی عالم علامہ جاراللہ ہندوستان آئے تو فرمایا کہ مجھ کو دارالمصنفین کی اہم خدمت کا اندازہ اسی کتاب کی اشاعت سے ہوا تھا۔ (۲۰)
اس کے علاوہ علامہ شبلیؒ اور مولانا سید سلیمان ندویؒ کے قرآنی مقالات کو بھی دارالمصنفین نے مرتب کر کے شائع کیا۔

ترجمان القرآن مولانا حمیدالدین فراہیؒ کی تفسیر نظام القرآن کے متعدد اجزاء کی اشاعت بھی دارالمصنفین کا ایک اہم کام ہے۔ جناب سید صدیق حسن (آئی سی ایس) کی کتاب جمع وتدوین قرآن اور مولانا محمد ادریس نگرامیؒ کی تعلیم القرآن بھی دارالمصنفین کے سلسلہ مطبوعات کا حصہ ہیں۔

تفسیر: یہ موضوع بھی دارالمصنفین کے پیش نظر ابتداء ہی سے رہا، چنانچہ سب سے پہلے مولانا سعید انصاریؒ نے تفسیر ابومسلم اصفہانی کی تدوین کی، اہل علم جانتے ہیں کہ ابومسلم کی تفسیر ناپید ہے، اس کے مختلف اجزاء مختلف کتابوں میں بکھرے ہوئے تھے، مولانا سعید انصاری نے انہیں نہایت تلاش وتفحص اور تحقیق وتدقیق سے مرتب کیا۔ جیسا کہ اوپر ذکر آچکا ہے، دارالمصنفین نے ترجمان القرآن مولانا حمیدالدین فراہیؒ کے متعدد تفسیری رسائل بھی شائع کیے۔

مفسرین اور ان کی تفسیری کارناموں کی تاریخ کا کام بھی دارالمصنفین کے مقصد قیام میں شامل تھا، چنانچہ یہ کام دارالمصنفین کے ایک لائق رفیق مولانا محمد عارف عمری انجام دیتے رہے اور اس سلسلہ تصانیف میں اس کی پہلی جلد

تذکرہ مفسرین ہند شائع ہو چکی ہے۔(۲۱)

حدیث: فن حدیث اور محدثین کے کارناموں کو بھی دارالمصنفین نے تصنیف وتالیف کا موضوع بنایا، اس سلسلہ میں محدثین اور ان کی جلیل القدر خدمات کا تذکرہ تین مبسوط جلدوں میں مولانا ضیاء الدین اصلاحیؒ نے نہایت محققانہ انداز میں قلمبند کیا ہے، اپنے موضوع پر دارالمصنفین کی یہ ایک بڑی خدمت قرار دی جاسکتی ہے۔

فقہ: دارالمصنفین نے اس فن کی بھی بڑی خدمت کی، اس موضوع پر اب تک مندرجہ ذیل کتابیں دارالمصنفین نے لکھیں یا ترجمہ کی ہیں: ا۔القضاء فی الاسلام　ترجمہ مولانا عبدالسلام ندویؒ

۲۔اسلامی قانون فوجداری　ایضاً۔　۳۔تاریخ فقہ اسلامی　ایضاً

۴۔مطلقہ عورت اور اس کا نان ونفقہ　از مولانا محمد عمیر الصدیق ندویؒ　۵۔تذکرۃ الفقہاء (حصہ اول)　ایضاً

آخری کتاب، فقہائے شافعیہ کے حالات وسوانح اور ان کی خدمات کے تذکرہ پر مشتمل ہے اس کی دوسری جلدیں زیر تصنیف ہیں۔(۲۲)

علم الکلام: علم الکلام ایک خاص مسلمانوں کا ایجاد کردہ فن ہے، اسلام میں بڑے بڑے متکلمین پیدا ہوئے، خود علامہ شبلیؒ اپنے وقت کے سب سے بڑے ماہر علم الکلام تھے۔انہوں نے اس موضوع پر کئی کتابیں سپرد قلم کیں، دارالمصنفین نے نہ صرف ان کتابوں کو نہایت اہتمام سے شائع کیا بلکہ اس سلسلہ کو مزید آگے بڑھایا۔اب تک مندرجہ ذیل کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔　ا۔الکلام　از علامہ شبلی نعمانیؒ　۲۔علم الکلام　ایضاً

۳۔رسالہ اہل سنت والجماعت۔　مولانا سید سلیمان ندویؒ　۴۔الجہاد فی السلام۔　سید ابوالاعلیٰ مرودودیؒ

فلسفہ: دارالمصنفین نے اس موضوع پر درجنوں معرکۃ الآراء کتابیں شائع کی ہین، جنکی فہرست پر اکتفا کیا جاتا ہے:

ا۔فلسفہ کی پہلی کتاب　از ڈاکٹر میر ولی الدینؒ　۲۔برکلے　از مولانا عبدالباری ندویؒ

۳۔فہم انسانی　ترجمہ ایضاً　۴۔مکالمات برکلے　ترجمہ ایضاً

۵۔مبادی فلسفہ اول　ترجمہ مولانا عبدالماجد دریابادیؒ　۶۔مبادی فلسفہ دوم　ایضاً

۷۔روح الاجتماع　از مولانا محمد یونس انصاری فرنگی محلؒ　۸۔مقالہ روسو　ترجمہ صاحبزادہ ظفر الحسن خانؒ

۹۔نٹشے　از پروفیسر مظفر الدین ندویؒ　۱۰۔نفسیات ترغیب　ایضاً

۱۱۔مال ومشیت　از صاحبزادہ ظفر حسین خان　۱۲۔ انقلاب الامم　از مولانا عبدالسلام ندویؒ

۱۳۔تاریخ اخلاق اسلامی　ایضاً　۱۴۔طبقات الامم　ترجمہ اختر جوناگڑھی

تعلیم وتربیت: یہ موضوع دارالمصنفین کے پیش نظر رہا، لیکن اس موضوع پر کام نسبتاً کم ہوا ہے، علامہ شبلی کے رسالہ ''مسلمانوں کی گزشتہ تعلیم'' کے علاوہ سید ریاست علی ندویؒ کی کتاب ''اسلامی نظام تعلیم'' دارالمصنفین نے شائع کی

اردو ادب: اردو ادب کے ضمن میں یہ کہا جائے کہ دارالمصنفین نے اپنی ہر کتاب کے ذریعہ اصلاً اردو ادب کی خدمت کی ہے۔اردو زبان وادب کے مختلف گوشوں اور پہلوؤں پر نہایت اہم کتابیں رفقاء دارالمصنفین نے قلمبند کی ہیں۔اس موضوع پر ڈاکٹر خورشید نعمانی کی کتاب ''دارالمصنفین کی ادبی خدمات'' مطالعہ کے لائق ہے، یہاں صرف ادبی کتابوں کی ایک فہرست پیش کی جاتی ہے۔اسی سے دارالمصنفین کی ادبی خدمات کا اندازہ ہو جائے گا۔

۱۔اردو غزل ازڈاکٹر یوسف حسین خاںؒ ۲۔شعرالہند اول ازمولانا عبدالسلام ندویؒ

۳۔شعرالہند دوم ایضاً ۴۔اقبال کامل ایضاً ۵۔مقالات عبدالسلام (ادبی) ایضاً

۶۔گل رعنا ازمولانا سید عبدالحیؒ ۷۔انتخابات شبلی مرتبہ سید سلیمان ندویؒ

۸۔کلیات شبلی ایضاً ۹۔غالب مدح وقدح کی روشنی میں (اول) از جناب سید صباح الدین عبدالرحمٰنؒ

۱۰۔ایضاً (دوم) ایضاً ۱۱۔اردو زبان کی تمدنی اہمیت ازعبدالرزاق قریشیؒ

۱۲۔مرزا مظہر جان جاناں ایضاً ۱۳۔نقوش سلیمانی ازمولانا سید سلیمان ندویؒ

۱۴۔مولانا سید سلیمان ندوی کی علمی ودینی خدمات ازسید صباح الدین عبدالرحمٰنؒ

۱۵۔مولانا سید سلیمان ندوی کی تصانیف ایک مطالعہ ایضاً

فارسی شعروادب: اس موضوع پر دارالمصنفین نے علامہ شبلی کی مشہور کتاب شعرالعجم کو جو پانچ جلدوں پر مشتمل ہے، نہایت اہتمام سے شائع کیا، پروفیسر براؤن (E.G. Browne) نے تمنا کی تھی کہ کاش شعرالعجم فارسی اور انگریزی میں منتقل ہو جاتی، ان کی یہ تمنا پوری ہوئی اور شعرالعجم کی کئی جلدوں کا ایران اور افغانستان میں فارسی میں ترجمہ ہوا، شعرالعجم کے اب تک متعدد ایڈیشن طبع ہو کر مقبول ہو چکے ہیں۔(۲۳)

عربی اور انگریزی مطبوعات: دارالمصنفین نے اردو کے علاوہ عربی اور انگریزی میں بھی بعض کتابیں شائع کی ہیں۔جس کی فہرست یہ ہے: ۱۔تفسیر ابی مسلم اصفہانی جمعہ ومرتبہ الشیخ سعید الانصاریؒ

۲۔اقسام القرآن ۔ للمعلم عبدالحمید الفراہیؒ ۳۔اجزاء شئی من تفسیر نظام القرآن

۴۔الانتقاد علی التمدن الاسلامی العلامہ الشیخ الشبلی نعمانیؒ ۵۔دیوان الفیض۔ الاستاذ فیض الحسن السہارنفوریؒ

۶۔ابوالعلامعری مالہ وماالیہ۔ الشیخ عبدالعزیز المیمنیؒ ۷۔الرسالۃ الحمدیہ۔ مترجمہ محمد ناظم الندویؒ

۸۔الاسلام والمستشرقون (دارالمصنفین) ۹۔دروس الادب للسید سلیمان للندویؒ

دروس الادب بچوں کے لیے آسان زبان میں تعلیم کی غرض سے لکھی گئی ہے۔اس کے اب تک سینکڑوں ایڈیشن طبع ہو چکے ہیں۔

دارالمصنفین کی کتابوں کے انگریزی، ہندوی، عربی اور بعض دوسری علاقائی زبانوں میں تراجم کی سخت ضرورت ہے

تاکہ اس سے خاطر خواہ استفادہ کیا جاسکے۔ مگر وسائل کی کمی کی وجہ سے یہ کام دارالمصنفین انجام نہیں دے پا رہا ہے۔

مکاتیب: دارالمصنفین نے علامہ شبلیؒ کے علمی، ادبی، تعلیمی اور ذاتی خطوط کو دو جلدوں میں شائع کیا ہے، مولانا سید سلیمان ندوی نے سفر یورپ سے جو خطوط لکھے تھے، انہیں بھی دارالمصنفین نے ''بریدِ فرنگ'' کے نام سے شائع کیا، دارالمصنفین کے پہلے ناظم مولانا سید سلیمان ندوی کے نام ملک کے نامور فضلاء و مشاہیر نے جو خطوط لکھے تھے ان کو بھی ایک جلد میں مرتب کر کے ''مشاہیر کے خطوط'' کے نام سے شائع کیا۔

سفر نامے: دارالمصنفین نے اب تک تین سفرنامے شائع کیے ہیں، اس کی ابتداء علامہ شبلیؒ کے مشہور سفرنامہ روم، مصر و شام سے ہوئی۔ پھر مولانا سید سلیمان ندویؒ کا سفرنامہ افغانستان شائع ہوا۔ ایک سفرنامہ ''الفوز العظیم'' از مولانا حبیب الرحمٰن خان شروانیؒ بھی دارالمصنفین نے شائع کیا۔

مقالات، خطبات اور شذرات: علامہ شبلیؒ نے مستقل تصانیف کے ساتھ سینکڑوں مقالات بھی سپرد قلم کیے تھے۔ سید صاحبؒ نے ان تمام مقالات کو جمع کر کے آٹھ جلدوں میں علی الترتیب مذہبی، ادبی، تعلیمی، تنقیدی، سوانحی، تاریخی، فلسفیانہ، قومی واخباری عناوین کے تحت شائع کیا۔ نویں جلد میں علامہ شبلی کے خطبات جمع کر دیے گئے ہیں۔

اسی طرح مولانا سید سلیمان ندویؒ کے علمی و دینی اور تاریخی مقالات کو بھی تین جلدوں میں دارالمصنفین نے شائع کیا ہے۔ پہلی جلد میں تاریخی دوسری جلد میں علمی اور تیسری جلد میں قرآنی مقالات ہیں۔

مولانا عبدالسلام ندویؒ نے خالص ادبی تصنیفات کے علاوہ سینکڑوں ادبی مضامین بھی لکھے تھے۔ دارالمصنفین نے ان مضامین کا ایک ضخیم مجموعہ بھی مقالات عبدالسلام کے نام سے شائع کیا۔

مولانا سید سلیمان ندویؒ نے معارف میں مسلسل چالیس، بیالیس برس تک شذرات لکھے جو آج اپنے عہد کی تاریخ کا بڑا اہم حصہ ہیں، دارالمصنفین نے سید صاحب کے تمام شذرات کو تین جلدوں میں اشاریہ و کتابیات کیساتھ شذرات سلیمانی کے نام سے شائع کیا، یہ تمام مقالات و خطبات اور شذرات آج بھی پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں (۲۴)

اسلام اور مستشرقین: مستشرقین نے بظاہر اسلام کے ساتھ بڑا اعتنا کیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ مستشرقین نے اپنے خاص مطمح نظر کی وجہ سے اسلام کو بہت نقصان پہنچایا، دارالمصنفین کے بانی علامہ شبلی نعمانی نے ان کے زہر کے تریاق کی کوشش کی اور ان کے تلامذہ نے بھی اس اہم فریضہ علمی کو جاری رکھا، اپنی تصانیف کے علاوہ اپنے مقالات میں بھی مستشرقین کے خیالات پر نقد و تبصرہ کیا۔ اسی سلسلہ میں ۱۹۸۱ء میں ایک بین الاقوامی سیمینار بھی کیا جس میں پڑھے گئے مقالات کو دارالمصنفین نے شائع کیا، ایک جلد اس کی علامہ سید سلیمان ندوی کے مقالات ہیں۔ باقی چار جلدوں میں سیمینار میں پڑھے گئے مقالات شامل ہیں۔ (۲۵)

دارالمصنفین اور مولانا ضیاء الدین اصلاحی مرحوم: اس طویل لیکن ''دارالمصنفین'' کی خدمات کے حوالے

سے انتہائی اہم بحث کو پیش کرنے کا مقصد یہ ثابت کرنا تھا کہ کن اغراض و مقاصد کے تحت یہ ادارہ قائم کیا گیا اور وہ کون سی علمی روایت تھی جس کو لے کر مولانا ضیاء الدین اصلاحی مرحوم آگے بڑھے اور نصف صدی سے زائد عرصہ (۱۹۵۷ء۔ ۲۰۰۸ء) ادارے کے اہداف و مقاصد کی تکمیل میں لگے رہے۔ ''دارالمصنفین'' کے علمی روایت کے ارتقاء کے تین ادوار جو سید صباح الدین عبدالرحمٰنؒ کے عہد تک ہیں، ڈاکٹر خورشید ردولوی نے اپنے مضمون بعنوان ''جناب سید صباح الدین عبدالرحمٰن مرحوم'' میں کچھ اس طرح بیان کیے ہیں۔

''یہ ایک سلسلہ الذہب تھا جس کی ابتداء علامہ شبلی نعمانیؒ سے ہوئی تھی۔ اس سلسلہ کی دوسری کڑی سید سلیمان ندویؒ مولانا عبدالسلام ندویؒ تھے۔ ان کے ساتھ انتظامی امور کے نگران مولانا مسعود علی ندویؒ تھے، اس مثلث کو ''دارالمصنفین'' کا معمار کہا جاسکتا ہے۔ مولانا سید سلیمان ندویؒ اور مولانا عبدالسلام کو دارالمصنفین کی روح اور مولانا مسعود علی ندوی کو جسم سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ سید صاحب نے اپنی تصنیفات سے اس ادارہ کو معراج کمال تک پہنچادیا اور اس سلسلۃ الذہب کی تیسری کڑی شاہ معین الدین ندویؒ اور سید صباح الدینؒ تھے جنہوں نے سید سلیمان ندویؒ کے بعد دارالمصنفین کی علمی روایت کو سنبھالا اور ایک گونہ بڑھایا، شاہ صاحب علمی دینی اور ادبی شخصیت کے مالک تھے، لیکن صباح الدین علم و عمل دونوں کا نمونہ اور رزم و بزم دونوں کے آدمی تھے، اسلئے انہوں نے دونوں میدانوں میں اپنے جوہر دکھائے (۲۶)

سید صباح الدین عبدالرحمٰنؒ کی وفات ۱۹۸۷ء کے بعد ''دارالمصنفین'' کی علمی روایت ارتقائی منازل طے کرتے ہوئے اپنے چوتھے دور میں داخل ہوتی ہے اور مولانا ضیاء الدین اصلاحیؒ ''دارالمصنفین'' کے نئے ڈائریکٹر اور تقریباً ایک صدی پر محیط اشاعتی سفر طے کرنے والے علمی و تحقیقی مجلے ''معارف'' کے مدیر کے طور پر سامنے آتے ہیں۔

مولانا ضیاء الدین اصلاحیؒ ۱۹۳۷ء میں اعظم گڑھ کے قریبی علاقے ''نظام آباد'' کے ایک چھوٹے سے گاؤں ''سہا، یا'' میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم آپ نے ''مدرسۃ الاصلاح'' میں ہی حاصل کی، آپ مولانا حمید الدین فراہیؒ کے شاگرد رشید مولانا اختر احسن اصلاحیؒ کے خصوصی فیض یافتہ تھے۔

دارالمصنفین میں آپ کے سفر کا آغاز ۱۹۵۷ء سے ہوا جب آپ بحیثیت رفیق ادارے سے وابستہ ہوئے اور ادارے کے ''سلسلہ تاریخ ہند'' کی تدوین کے حوالے سے سید صباح الدین عبدالرحمٰنؒ کی راہنمائی میں کام شروع کیا۔ اس حوالے سے آپ نے عرب مورخین، سیاحوں اور جغرافیہ نویسوں کی برصغیر سے متعلق مشاہدات و تاثرات کو قلم بند کرنا شروع کیا اور انتہائی مختصر مدت میں دو جلدوں پر مشتمل کتاب ''ہندوستان عربوں کی نظر میں'' سامنے آئی، اس کے بعد یکے بعد دیگرے آپ کے کئی تحقیقی و تدوینی شاہکار سامنے آئے جن میں تذکرۃ المحدثین ''ایضاح القرآن''، ''مسلمانوں کی تعلیم'' ''انتخاب کلام اقبال'' اور ''مولانا ابوالکلام آزاد'' شامل ہیں۔

انکے علاوہ کئی ملکی و غیر ملکی تحقیقی رسالوں میں آپ نے سینکڑوں مقالات لکھے جن میں ایک طرف جہاں

''دارالمصنفین'' کی تحقیقی وتدوینی روایت کا خاص خیال رکھا گیا ہے وہیں امت مسلمہ کو درپیش تحدیات (Challenges) کے حل کے حوالے سے بھی کوششیں کی گئی ہیں۔

تقریباً بیس سال کے عرصے پر مشتمل بحیثیت مدیر ''معارف'' میں آپ کے ''شذرات'' بھی مسلمانانِ ہند کی دینی وسیاسی حالت اور اس حالت سے نکلنے کی کسک، چبھن اور درد لیے ہوئے ہیں۔ مسلمانانِ ہندوستان کی دگرگوں دینی وعلمی حالت اور اس پر مستزاد ہندو مذہبی تحریکوں کے مسلم کشی، ایسے اقدامات کے تناظر میں آپ کے ''شذرات'' مسلمانان ہندوستان کے لیے امید کی کرن اور نوید سحر کی مانند ہیں۔ ''شذرات'' معارف میں لکھتے ہیں کہ:

ایک طرف اگر مسلمانوں نے اپنی ساری خصوصیات و امتیازات کو گنوا کر اپنی دینی پہچان اور ملی وقومی شناخت ختم کردی ہے اور تو دوسری طرف انہوں نے اپنے اندر وہ ساری خرابیاں اور عیوب پیدا کر لیے ہیں جو دوسری قوموں میں پائے جاتے ہیں، اسلئے ان میں اور دوسری قوموں میں کوئی فرق و امتیاز نہیں رہ گیا ہے، مسلمانوں کی سب سے بڑی پہچان ان کا عقیدۂ توحید تھا، وہ خدا پرست تھے، سچائی اور حق پسندی ان کی امتیازی شان تھی، عدل وانصاف پر قائم رہنا، ظلم وتشدد، قتل وخوں ریزی، معصیت اور بدکاری، جھوٹ اور فریب سے بچنا ان کا شعار تھا، عفو ودرگزر، عدم انتقام، رواداری اور بے تعصبی ان کا شیوہ تھا لیکن اب ان سب سے وہ ہاتھ دھو بیٹھے ہیں اور توحید کی جگہ کفر وشرک کی خباثتوں میں پڑ گئے ہیں، غیر موحد اور خدا بیزار قوموں کے طریقے ان کی زندگی کا جزو لاینفک ہوگئے ہیں، ملحدانہ خیالات وتصورات ان کے ذہن ودماغ پر چھائے ہوئے ہیں، غلط افکار واعمال، باطل رجحانات ونظریات اور جاہلی رسوم وعادات ان کی پہچان ہوگئی ہے، انہوں نے اپنی معاشرتی زندگی میں توہم پرست قوموں کے سارے خرافات اور ان کی قبیح رسم ورواج داخل کر لیے ہیں جن سے اسلام نے انہیں نجات دلائی تھی، غرض اسلامی اوصاف وکمالات سے مسلمان بالکل عاری اور دوسروں کے رنگ میں پوری طرح رنگ چکے ہیں جسکا نہ انہیں کوئی غم ہے اور نہ یہ احساس کہ یہ سب کیا دھرا خود ان ہی کا ہے۔ (۲۷)

ہندوستان میں مسلمانوں کے مسائل ومشکلات کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ: ''ہندوستان جیسے ملکوں میں مسلم اقلیت کے تشخص کا مسئلہ بہت اہم ہوتا ہے، مسلمان اس کے لیے عموماً حکومت کو مورد الزام قرار دیتے اور اپنے کو کسی طرح کا ذمہ دار نہیں سمجھتے، حالانکہ ان کے قومی وملی تشخص کے ختم ہونے اور ان کی شناخت ان کے اپنے رویے ہی کا زیادہ دخل ہے کیونکہ وہ خود ہی اپنی تہذیب وروایات سے دست بردار ہوتے جاتے ہیں اور اسلام کے احکام وہدایات پر عمل نہیں کرتے جو ان کے تشخص اور پہچان کی ضامن ہوتی ہیں، مخالف اسلام اعمال وکردار کے مرتکب ہوکر اسلام کی ایسی قبیح اور بدنما تصویر پیش کرتے ہیں جس کا ان کی اصل پہچان سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، اسلام انہیں جن اعلیٰ اوصاف و خصوصیات کا حامل بنانا چاہتا ہے، ان سے وہ کورے دکھائی دیتے ہیں، فساد اور بگاڑ کے جن جراثیم کا نام ونشان بھی ان کی زندگی میں نہیں ہونا چاہیے تھا اور جن کو مٹانے کے لیے اسلام آیا تھا، وہ ایک ایک کرکے ان میں پیدا ہوگئے ہیں اور

ان کے اسلامی وصف و امتیاز کو غارت کرر ہے ہیں، جو چیزیں ان کے ملی وجود اور اسلامی تشخص کے لیے سم قاتل تھیں وہی ان میں پھل پھول رہی ہیں، اور جن اعمال کا شائبہ بھی ان کی زندگی میں نہیں ہونا چاہیے تھا، وہ ان میں اس طرح رچ بس گئے ہیں کہ ان کی اپنی پہچان اور شناخت معدوم ہوگئی ہے، اس میں سارا عمل دخل ان کا اپنا ہے، اس کے لیے کسی کو ذمہ دار قصوروار نہیں کہا جا سکتا۔'' (۲۸)

تحریر کے پہلو بہ پہلو آپ کی تقریر بھی دینی وملی اور اصلاحی جذبے سے گویا معمور تھی اور آپ نے کئی ملکی وغیر ملکی مباحثوں اور مذاکروں میں اپنے کلیدی خطابات میں اس رنگ کو برقرار رکھتے ہوئے نسل نو کو ان کی تاریخ وتمدن سے جوڑنے کی کوشش کرتے رہے۔ آپ کی ملی واصلاحی خدمات کے درج بالا فکری ونظری راہنمائی کے حامل پہلوؤں کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے مدارس، انجمنوں اور تحقیقی اداروں کی عملی معاونت بھی آپ فرماتے رہے جن میں ''مسلم یونیورسٹی علیگڑھ،'' ندوۃ العلماء لکھنؤ، اتر پردیش اردو اکیڈمی، آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ، دارالعلوم تاج المساجد بھوپال، جمعیت الفلاح، بلیریا گنج، اعظم گڑھ، ایسے ادارے سرفہرست ہیں۔ (۲۹)

دبستان شبلی وسلیمان اور صباح علم سید صباح الدین عبدالرحمٰن کی لگائی ہوئی یہ شمع بھی بالآخر جل جل کر بروز ہفتہ ۲ر فروری ۲۰۰۸ء کو بجھ گئی اور دارالمصنفین اور اس سے وابستہ افراد اور اداروں کو سوگوار کرگئی۔ الغرض دارالمصنفین کی علمی وادبی اور تاریخی خدمات کا جائزہ لینے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ بغیر کسی حکومتی سرپرستی اور محدود وسائل کے ساتھ ''دارالمصنفین'' کی خدمات کے ہمہ جہت پہلو افراد اور اداروں کے لیے مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہیں اور اس حوالے سے مولانا ضیاء الدین اصلاحیؒ کی خدمات بے مثل ہیں۔ آج پھر دارالمصنفین کی سوگوار فضا کسی مرد عشق کے انتظار میں یہ کہہ رہی ہے:

لب ساقی پہ مکرر ہے صلا میرے بعد
کون ہوتا ہے حریف مئے مرد افگن عشق

حوالہ جات

(۱) گیلانی، مناظر احسن، سوانح قاسمی ،۲/ ۹۸، بحوالہ سوانح مخطوط، مولانا قاسم نانوتویؒ، دارالعلوم دیوبند، س۔ن۔

(۲) ندوی، سید سلیمان، حیات شبلی، ص، ۶۸۸، مطبع معارف اعظم گڑھ، ۱۹۴۳ء

(۳) ندوی، سید سلیمان، حیات شبلی، ص: ۶۹۸

(۴) مکاتیب شبلی، مرتبہ سید سلیمان ندوی، مکتوب نمبر ۱۸، ص، ۱/ ۲۴۸، نیشنل بک فاؤنڈیشن، ۱۹۸۹ء

(۵) حیات شبلی، ص: ۲۹۲

(۶) مکاتیب شبلی، مکتوب نمبر ۱۳، ص: ۲/ ۱۲۷

(۷) مکاتیب شبلی، مکتوب نمبر ۱۱۵، ص: ۱/ ۲۰۹

(۸) حیات شبلی، ص:۶۹۵

(۹) مکاتیب شبلی، مکتوب نمبر۱۱۳، بنام حبیب الرحمٰن شروانی، ص:۱/ ۲۰۸

(۱۰) مکاتیب شبلی، مکتوب نمبر

(۱۱) غلام محمد، تذکرہ سلیمان، ص:۵۵، ادارہ نشر المعارف، کراچی، ۲۹،۱۹۸۴ء

(۱۲) مقالات یوم شبلی، خان عبداللہ، ص:۱۷۴، اردو اکیڈمی سندھ، کراچی

(۱۳) پروفیسر خورشید نعمانی ردولوی، دارالمصنفین کی تاریخ اور علمی خدمات، ص:۳۶۔۳۷، دارالمصنفین اعظم گڑھ، ۱۹۷۳ء

(۱۴) سید سلیمان ندویؒ، حیات شبلی، ص:۱۸

(۱۵) پروفیسر خورشید نعمانی ردولوی، دارالمصنفین کی تاریخ اور علمی خدمات، ص:۳۷۔۳۹

(۱۶) حامد علی خان، سید صباح الدین عبدالرحمٰن، ص:۶۴، ساہتیہ اکیڈمی، دہلی انڈیا، ۱۹۹۶ء

(۱۷) شبلی و نعمانی، سید سلیمان ندوی، سیرت النبی ﷺ، دارالمصنفین اعظم گڑھ، ۱۹۹۶ء۔

(۱۸) سید صباح الدین عبدالرحمٰن، سہاہی فکر و نظر، جنوری، مارچ، ۱۹۸۸ء، تصنیفات کی فہرست میں اس مقالہ سے استفادہ کیا گیا۔

(۱۹) مکاتیب اقبال بنام سید سلیمان ندوی، مرتب سید شفقت رضوی، مکتوب نمبر۲۱، ص:۵۵، ادارہ تحقیقات افکار و تحریکات ملی، کراچی ۱۹۹۲ء

(۲۰) ایضاً، مکتوب نمبر ۵۹، ص:۹۸

(۲۱) شیخ محمد اکرام، شبلی نامہ، ص:۸، تاج آفس محمد علی روڈ، بمبئی س۔ن۔

(۲۲) سید صباح الدین عبدالرحمٰن، تعارف دارالمصنفین، دارالمصنفین، اعظم گڑھ، ۱۹۷۱ء

(۲۳) ڈاکٹر الیاس الاعظمی، دارالمصنفین کی تاریخی خدمات، ص:۳۵۹

(۲۴) سید صباح الدین عبدالرحمٰن، تعارف دارالمصنفین، دارالمصنفین، اعظم گڑھ، ص:۳۴

(۲۵) ڈاکٹر الیاس الاعظمی، سید سلیمان ندویؒ، بحیثیت مورخ، خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ، ہند، ۱۹۹۸ء، ص:۱۲

(۲۶) اسلام اور مستشرقین، مرتب سید صباح الدین عبدالرحمٰن، دارالمصنفین، اعظم گڑھ، ۱۹۸۶ء

(۲۷) ڈاکٹر خورشید ردولوی، جناب سید صباح الدین عبدالرحمٰن مرحوم، معارف، نومبر، ۱۹۸۹ء

(۲۸) افضال عثمانی، مولانا ضیاء الدین اصلاحی مرحوم، فرائیڈے اسپیشل، روزنامہ جسارت، کراچی، ۸رفروری ۲۰۰۸ء، روزنامہ جسارت، ۵رفروری ۲۰۰۸ء، کراچی

(۲۹) معارف، جنوری ۲۰۰۸ء، اعظم گڑھ، انڈیا، ص:۳۔۲